تحفظ واِستحکام مدارس دینیہ کنونشن، لاہور

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

دینی مدارس کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ اسلام کی، دینی مدارس عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک اپنے ایک مخصوص انداز سے آزاد چلے آرہے ہیں۔ حضور کے دور میں پہلا دینی مدرسہ وہ مخصوص چبوترہ جس کو ''صُفّہ'' کہا جاتا ہے اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم کتاب تعلیم حکمت اور تزکیہ نفس حاصل کرنے والے حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ سمیت ستر کے قریب صحابہ کرامؓ ''اصحابِ صُفّہ'' اور سب سے پہلے دینی طالب علم کہلاتے ہیں۔

دینی مدارس کا اپنا ایک مخصوص نصاب ہوتا ہے جو پاکیزہ اور نورانی ماحول میں پڑھایا جاتا ہے جس میں مستند عالم دین کا مقام حاصل کرنے کے لیے عربی وفارسی، صرف ونحو، قرآن وحدیث، تفسیر، فقہ واصول فقہ، معانی وادب، منطق وفلسفہ جیسے ضروری علوم کا ایک مکمل نصاب پڑھنے کے بعد وہ عالم دین کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔

دینی مدارس اسلام کے قلعے، ہدایت کے سرچشمے، دین کی پناہ گاہیں، اور اشاعت دین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ جو لاکھوں طلبہ وطالبات کو بلا معاوضہ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو رہائش وخوراک اور مفت طبی سہولت بھی فراہم کرتے ہیں۔

انگریز نے برصغیر میں اپنے تسلط اور قبضہ کے لیے دینی اقدار اور شعائر اسلام مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اس کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی دینی مدارس اور اس میں پڑھنے پڑھانے والے طلبہ دین اور علماء کرام ہی تھے، انگریز نے متحدہ ہندوستان میں سب سے پہلے دینی مدارس اور خانقاہوں کو مسمار کیا، آگرہ سے لے کر دہلی تک سینکڑوں علماء حق کو پھانسی ''کالا پانی'' اور دیگر ظالمانہ سزائیں دیں۔ لیکن بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم

نانوتویؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ سے لے کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تک سینکڑوں علماء حق نے اپنی تقریروں اور تحریکوں کے ذریعہ مسلمانوں میں آزادی کی روح پھونکی۔تحریک پاکستان میں بھی ان علماء حق اور دینی مدارس کا سُنہرا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور دیگر علماء دیوبند نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ہدایت پر تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے قیام پاکستان میں بنیادی کردار ادا کیا، اسی لیے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی ہدایت پر مغربی پاکستان میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مشرقی پاکستان میں علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے پاکستان کا پرچم لہرایا کہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ ودیگر علماء کی کوششوں اور جدوجہد سے سرحد اور سلہٹ کے علاقوں کو ریفرنڈم کے ذریعہ پاکستان کا حصہ بنایا گیا۔وسط ایشیاء کی ریاستوں میں روس کے ستر سالہ ظالمانہ تسلّط کے دوران مسلمانوں کو نماز تو دور کی بات ہے کلمہ تک پڑھنے کی اجازت نہ دی تھی۔مساجد و مدارس کھنڈرات میں تبدیل کر دیئے مسلمانوں کی ایک نسل فناء، دوسری نسل بوڑھی اور تیسری نسل جوان ہوئی لیکن ستر سال بعد جب یہ ریاستیں آزاد ہوئیں تو مسلمانوں کی جوان نسل میں قرآن مجید کے حافظ اور دین کے عالم موجود تھے اور یہ سب کچھ ان ریاستوں میں پوشیدہ طور پر قائم دینی مدارس کا ہی فیضان اور کمال تھا۔دینی مدارس کے نصاب تعلیم کو بدلنے اور ان کو قومی ''دھارے'' میں شامل کرنے کے نام پر دینی مدارس کو سرکاری تحویل اور کنٹرول میں لینے کی کوششوں کا آغاز ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور سے شروع ہوا ہے۔سابقہ دور میں ''ماڈل دینی مدارس'' کے ناکام تجربہ پر کروڑوں روپے خرچ کیے گئے، لیکن اس سب کے باوجود ان دینی مدارس کا راستہ نہ روکا جاسکا۔اب ایک مرتبہ پھر عالمی سطح پر ایک مذموم سازش کے تحت مغربی ذرائع ابلاغ کا ان دینی مدارس کے بارے میں غلیظ پروپگنڈہ عروج پر ہے۔

ان حالات میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے دینی مدارس کے تحفظ واستحکام، دینی طبقات کے ساتھ امتیازی سلوک اور مدارس دینیہ کے خلاف غلیظ

بے بنیاد پروپیگنڈہ کے سدباب کے لیے ملک کے مختلف شہروں میں اِستحکام مدارس دینیہ کنونشوں کا آغاز کر دیا ہے اسی سلسلہ میں گذشتہ دنوں جامعہ اشرفیہ لاہور میں بھی استحکام مدارس دینیہ کنونشن منعقد ہوا جس میں وفاق المدارس سے ملحق دینی مدارس کے مہتمم حضرات اور ذمہ داران سمیت نامور علمی ودینی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی اس موقعہ پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی (مفتی اعظم پاکستان)، جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم مولانا حافظ فضل الرحیم، مولانا قاضی عبدالرشید سمیت اور دیگر علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس اور علماء کرام محب وطن اور اسلام وملک کے محافظ اور آئین وقانون کے پابند ہیں خدانخواستہ جب بھی ملک پر کوئی برا وقت آیا تو وہ ملک کے دفاع کے

لیے فوج سے بھی آگے کھڑے ہوکر ملک کا دفاع کریں گے، انہوں نے کہا کہ آج دنیا میں اسلام اور مغربیت کا مقابلہ ہے پاکستان کا آئین، ایٹم بم، فوج، مولوی اور مدرسہ مغرب کے نشانہ پر ہیں ہم ان پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اب تک دینی مدارس کے اصلاحات کے حوالے سے مختلف حکومتوں کے ارا کین کے ساتھ جو مذاکرات ہوئے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ بامقصد مذاکرات ۷ ستمبر ۲۰۱۵ کو محترم وزیراعظم میاں محمد نواز شریف صاحب اور محترم جناب جنرل راحیل شریف کی موجودگی میں ہوئے ہیں، اس اعلیٰ سطحی اجلاس میں دینی مدارس کے قائدین اور حکومتی ارکان کے درمیان دینی مدارس کے بارے میں جو باہمی معاملات طے کیے گئے تھے ان کو جلد از جلد پورا کیا جائے، اجلاس میں طے کیا گیا تھا کہ دینی مدارس کے بارے میں کوئی بھی اقدام دینی مدارس کے قائدین کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں کیا جائے گا، لیکن اس پر بھی عمل درآمد نہیں کیا جارہا۔ انہوں نے کہا کہ وزارت داخلہ کے ساتھ اسناد اور ملک میں عمومی نصاب تعلیم کے سلسلہ میں بات چیت جاری ہے ان معاملات میں حکومت کی طرف سے تاخیر ہے ہماری طرف سے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکیسویں آئینی ترمیم کو جو مسلک اور مذہب کے ساتھ جوڑا گیا ہے حکومت حسب وعدہ اس میں ترمیم کرے اور اس کو مسلک اور مذہب کے ساتھ منسلک نہ کیا جائے بلاتفریق دہشت گردوں، تخریب کاروں اور ملک دشمنوں کے خلاف کاروائی کی جائے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی قائدین نے اپنے خطاب میں کہا کہ مغرب کے پاس اسلحہ، طاقت، میڈیا اور دیگر وسائل ہیں جبکہ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت ایمان، اخلاص للّٰہیت اور تقویٰ ہے۔ مولوی اور مدرسہ لازوال ہیں جو دن رات پرامن طور پر دینِ اسلام کی خدمت کرنے میں مصروف ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا ان کو مٹانے کی کوشش کرنے والے خود مٹ جائیں گے، انہوں نے کہا کہ فوج ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی محافظ ہے جبکہ دینی مدارس اور علماء ملک کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں، دینی مدارس ہدایت کے سرچشمے، امن کے گہوارے اور اشاعت دین کا ذریعہ ہیں ان کا دہشتگردی، تخریب کاری سے کوئی تعلق نہیں ہے مغرب کا پروپگنڈہ ان کے بارے میں بے بنیاد ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقد ہونے والے استحکام مدارس دینیہ کنونشن سے انشاء اللہ پوری دنیا پر ان دینی مدارس کی افادیت وضرورت اور اس کے ثمرات کو واضح کرنے اور ان کے خلاف غلیظ اور بے بنیاد مکروہ پروپگنڈہ کا منہ توڑ جواب ثابت ہوگا، یہ دینی مدارس کنونشن، دینی قوتوں اور دینی مدارس کی تقویت وترقی کا باعث ہوگا...... ان شاء اللہ!

☆☆☆